سورة حٰمٓ السّجدة

Chapter 41

One who gives time to reform and decides strictly on merit and demands absolute submission (Allah)

آیات 54

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾

1- ح یعنی حلیم یعنی اللہ وہ جو معاملات کی باریکیوں کے مطابق خطا کاروں کو سنورنے کے لئے مہلت فراہم کرنے والا ہے۔ م یعنی حکیم یعنی اللہ وہ جو درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے (یہ اُس کا فرمان ہے کہ)!

تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۚ﴿۲﴾

2- (یہ قرآن اس اللہ کی طرف سے) نازل کیا گیا ہے جو رحمٰن ہے اور رحیم ہے۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

3- (اور یہ) قران ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات الگ الگ نکھار کر بیان کر دی گئی ہیں اور اس کی زبان بھی بڑی واضح اور صاف رکھی گئی ہے تا کہ جو علم رکھنے والی قوم ہے (اگر وہ اسے سمجھنا چاہے تو اس کے سامنے اس کے مطالب واضح طور پر آ جائیں)۔

بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾

4- (لہٰذا، یہ قرآن جو نازل کردہ ضابطۂ حیات ہے) آگاہی دیتا ہے! کہ اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتائج کس قدر خوشگوار ہوتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کرنے سے کیسی کیسی تباہیاں آتی ہیں۔ (لیکن اے رسولؐ! جن لوگوں کے سامنے تم اس قرآن کو پیش کر رہے ہو) اُن میں سے اکثر کی حالت یہ ہے کہ وہ اِسے سنتے تک نہیں ہیں اور یونہی منہ پھیر کر چل دیتے ہیں۔

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ وَفِىۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّمِنۡۢ بَيۡنِنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾ الثلثة

5- اور کہتے ہیں کہ ہمارے قلوب یعنی ہمارے جذبے و سمجھنے سوچنے کی ہماری صلاحیتیں بھی محفوظ ہیں اور تم ہمیں جس بات

کی طرف دعوت دیتے ہو تو ہماری سماعتیں بھی (کوئی گئی گذری نہیں بلکہ) اُن میں بھی سنجیدگی ہے (کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تم کیا کہہ رہے ہو) لیکن ہمارے اور تمہارے درمیان (اختلاف کا) ایک پردہ حائل ہے۔ لہٰذا تم اپنا کام کرتے جاؤ اور بلاشبہ ہم اپنا کام کرتے جاتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾

6-(ان سے) کہو! کہ میں تمہارے ہی جیسا بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے! یہ کہ تمہارا معبود، معبودِ واحد (صرف اللہ) ہے۔ لہٰذا، صرف اُسی کی طرف قائم رہو اور تباہیوں سے بچنے کے لئے اُسی سے سامانِ حفاظت طلب کرو۔ (یاد رکھو کہ) جو لوگ شرک کرتے ہیں تو وہ تباہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾

7-(اور یاد رکھو! کہ) جو لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کرتے تو یہ وہ ہیں جو آخرت کے بھی منکر ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع 1 8 15

8-(ان کے برعکس) جو لوگ ایمان لائے اور سنورنے سنوارنے کے کام کرتے رہے تو ان کے لئے جو صلہ ہے وہ کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹﴾

9-ان سے پوچھو کہ کیا تم (اُس اللہ کا) انکار کرتے ہو (جس کی قوتوں کا یہ عالم ہے) کہ اُس نے زمین کو دو مراحل میں سے گزار کر دُرست توازن و تناسب کے مطابق وجود پذیر کیا۔ اور تم ہو کہ اس کے اختیار و اقتدار میں دوسری ہستیوں کو شریک سمجھتے ہو۔ حالانکہ یہ اللہ تو وہ ہے جو سارے عالمین کی نشو و نما کر رہا ہے۔

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

10-اور اُس نے اس میں (یعنی زمین کے اندر اور) اس کے اوپر پہاڑ بنا دیے۔ اور اُن میں ثبات و استحکام رکھا اور نشو و نما کا سامان دینے کے لئے مددگار بنایا۔ اور اس میں (یعنی زمین میں) ان کی غذائیں اپنی مناسبت کے پیمانے کے لحاظ سے چار مراحل سے گزر کر (موجودہ شکل میں آئیں) جو تمام ضرورت مندوں کے لئے (اُن کے اپنے اپنے لحاظ سے) یکساں (طور پر قابلِ استعمال ہوتی ہیں)۔

ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَ ہِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَہَا وَ لِلۡاَرۡضِ ائۡتِیَا طَوۡعًا اَوۡ کَرۡہًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیۡنَا طَآئِعِیۡنَ ﴿۱۱﴾

11- پھر (مراحل کے لحاظ سے یوں ہے کہ زمین) کی بلندیوں کی جانب دخان تھا یعنی دھواں ہی دھواں تھا پھر اُسے اُس کی ذات میں موجود قوتوں کو صحیح تناسب کے ساتھ مستحکم کر دیا گیا (استوٰی)۔ پھر اللہ نے اس سے (یعنی موزوں شدہ فضا سے) اور زمین سے کہا! کہ تم خوشی یا ناخوشی سے دونوں آ جاؤ (یعنی تم دونوں کا تعلق قائم کر دیا گیا ہے جو اللہ کے ان قوانین کے تابع ہے جو اس تعلق کے لئے مقرر کردہ ہیں)۔ اُن دونوں نے کہا! ہم دونوں خوشی سے آ چکے ہیں (یعنی یہ ممکن نہیں کہ ان قوانین سے ہم سرتابی کریں، کیونکہ انہوں نے ہمیں اس حالت کے لئے موزوں کر رکھا ہے)۔

فَقَضٰہُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِیۡ یَوۡمَیۡنِ وَ اَوۡحٰی فِیۡ کُلِّ سَمَآءٍ اَمۡرَہَا ؕ وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ ٭ۖ وَ حِفۡظًا ؕ ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ﴿۱۲﴾

12- پھر اُس نے (زمین سے منسلک) اس موزوں شدہ فضا میں دو مراحل میں متعدد کُرّوں کو اپنی اپنی جہت کے مطابق مضبوط و مستحکم کر کے نافذ کر دیا (قضٰھن) اور ہر کُرّے کو اس کے کام کی وحی کر دی (یعنی ہر کُرّے کے لئے اس کی اپنی اپنی ذمہ داری ہے کہ اس نے کون سی تخریبی قوتوں کو زمین تک آنے سے روکنا ہے اور کون سی تعمیری قوتوں کو زمین تک آنے دینا ہے، اور اس کے بارے میں قوانین مقرر کر دیے)۔ اور ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے آراستہ کر دیا (یعنی دنیا میں زمین کی بالائی فضا کی طرف جہاں تک نگاہ جاتی ہے جگمگاتے ہوئے اجرامِ فلکی چراغوں کی طرح نظر آتے ہیں)۔ اور (اِس سارے نظام کو) محفوظ کر دیا گیا۔ یہ (سب کچھ اُس اللہ کے) مناسبت کے پیمانوں کے مطابق طے پایا جو تمام قوتوں اور غلبہ کا مالک ہے اور ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

(**نوٹ**: بعض مفسرین اس سورۃ کی آیات 41/9-12 تک کے جو مطالب کرتے ہیں اُس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی بعد میں کائنات بنائی گی۔ جو کہ پہلے دخان یعنی دھواں تھی۔ حالانکہ اِن آیات کا سارا سیاق سباق صرف زمین اور زمین کی فضاؤں و کُرّوں کے متعلق اور زمین کی اپنی مناسبت، توازن اور پیداوار کے بارے میں ہے۔ اور یہ آیات زمین اور اِس سے منسلک بلندیوں کی تخلیق کے بارے میں انسان کو انتہائی اہم بنیادی آگاہی فراہم کرتی ہیں)۔

فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُکُمۡ صٰعِقَۃً مِّثۡلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ﴿ؕ۱۳﴾

13- (چنانچہ جس طرح اللہ نے زمین اور اِس سے منسلک آسمان بلکہ ساری کائنات کے لئے اُن کے اندر قوانین وحی کر رکھے ہیں، کہ انہوں نے زندگی کیسے بسر کرنی ہے، 57/1۔ اسی طرح اُس نے انسانوں کے لئے بھی زندگی کے قوانین مقرر کر دیے اور انہیں وحی کے ذریعے ان تک پہنچا دیا ہے، 2/2) پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو اُن سے کہہ دو! کہ میں تمہیں آگاہی دے رہا ہوں کہ تمہاری غلط روش تمہیں تباہیوں تک لے جائے گی۔ (ایسی تباہی کہ) جس طرح درہم برہم کر

دینے والی کڑک، جس کڑک نے کہ عاد اور ثمود (کی قوموں کو عذاب کے طور پر اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور انہیں تباہ کر کے رکھ دیا تھا)۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

14- جب اُن کی طرف، اُن کے آگے اور پیچھے سے اللہ کے رسول آئے (یعنی اُن کے پاس رسول آئے، اُن کے اپنے ملک میں بھی رسول آئے اور گردو پیش کے ملکوں میں بھی رسول آتے رہے۔ اور انہوں نے ان سے کہا کہ) تم اللہ کے سوا کسی اور کی غلامی و اطاعت اختیار نہ کرو تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا! کہ اگر ہمارا رب (ہماری طرف وحی بھیجنا) چاہتا تو وہ ضرور فرشتے نازل کر دیتا (جنہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے۔ لیکن تم تو ہمارے جیسے انسان ہو) اس لئے ہم (ان پیغامات کو) جن کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

15- اور پھر قومِ عاد کے لوگ تھے۔ انہوں نے زمین میں بلاوجہ تکبر اختیار کر رکھا تھا۔ اور وہ کہا کرتے تھے! کہ اُن سے زیادہ طاقتور کون ہو سکتا ہے؟ حالانکہ، کیا انہیں نظر نہیں آتا تھا کہ اللہ تو وہ ہے (جس کی قوتوں کا یہ عالم ہے کہ) اُس نے ہی تو انہیں تخلیق کیا ہوا تھا (یعنی اس کی لامحدود قوتوں کے مقابل تو کوئی قوت ہی نہیں کیونکہ سب قوتیں تو اُس کی تخلیق کردہ ہیں)۔ اور وہ (اِن حقیقتوں کو سمجھنے کی بجائے) ہمارے احکام و قوانین سے انکار کرتے رہے۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

16- بہرحال (جب ان کی تباہی کا وقت آیا، جو ظاہر ہے) اُن کے لئے بڑا ہی نقصان اور تکلیف دینے والا تھا، تو) ہم نے اُن پر زور کی آندھی چلائی تا کہ ہم انہیں دنیا کی زندگی میں ہی ذلت و رسوائی کے عذاب کا (مزہ چکھائیں)۔ اور جو آخرت کا عذاب ہو گا وہ کہیں زیادہ رسوا کرنے والا ہو گا۔ اور (اُس عذاب سے بچانے کے لئے) کوئی ان کا مددگار نہیں ہو گا۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ۚ

17-اور جو ثمود کی قوم کے لوگ تھے تو ہم نے انہیں صحیح راستہ دکھایا۔لیکن انہوں نے (آنکھیں کھول کر) صحیح راستے پر چلنے کی بجائے اندھا بنا رہنا ہی پسند کیا۔ چنانچہ جو اعمال انہوں نے کمائے تھے اُن کے نتیجے میں انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے اپنی گرفت میں لے لیا (اور وہ تباہ و برباد ہو کر رہ گئے)۔

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝18 ع 2 10 16

18-اور ہم نے اُن لوگوں کو بچا لیا جنہوں نے نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر لی تھی اور وہ تباہیوں سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام سے چمٹے رہتے تھے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝19

19- بہر حال، جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے اور پھر انہیں روک روک کر چلایا جائے گا،

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝20

20- حتیٰ کہ جب وہ اُس کے پاس پہنچ جائیں گے تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے (اس کی شہادت کے لئے کہیں باہر سے گواہ بلانے کی ضرورت نہیں ہوگی، بلکہ) ان کے کان، اُن کی آنکھیں اور اُن کے جسم کی کھالیں اُن پر گواہی دیں گی (کہ وہ دُنیا میں کیا کچھ کرتے رہے تھے)۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝21

21- پھر وہ لوگ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے! کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ جواب دیں گی! کہ ہمیں اُس اللہ نے بولنے کی طاقت دی جس نے ہر شے کو بولنے کی قوت سے نوازا تھا۔اور (غور کرو کہ) اُسی نے تمہیں پہلی بار تخلیق کیا تھا۔اور اب اُسی کی طرف تم واپس لائے گئے ہو (جہاں تم اعمال کی سزا و جزا کے نتائج دیکھ رہے ہو)۔

(**نوٹ**: اِس آیت 41/21 کے مطابق کائنات کی ہر شے اور ہر ذرہ کو بولنے کی طاقت عطا کی گئی ہے)۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝22

22-اور (اُن مجرموں سے کہا جائے گا کہ تم غلط کام کرتے وقت اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں سے چھپا لیا کرتے تھے، لیکن) تم اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنے جسم کی کھالوں (کے متعلق یہ سمجھتے تھے) کہ وہ تمہارے خلاف گواہی نہیں دے سکیں گے۔ بلکہ تم نے یہ بھی گمان کر رکھا تھا کہ جو کچھ تم کرتے رہتے تھے، اُس میں سے بہت کچھ کے بارے میں اللہ

کو علم نہیں ہوسکتا۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

23-اور یہ تھا تمہارا وہ (غلط) گمان جو تم نے اپنے رب کے متعلق قائم کر رکھا تھا اور اِسی گمان نے تمہیں تباہ کر کے رکھ دیا۔ چنانچہ تم اُن میں شامل ہو گئے جو نقصان اٹھانے والے تھے۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾

24-لہٰذا، اس حالت میں وہ ثابت قدم رہیں (یا نہ رہیں) آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہوگی۔ اور اگر وہ اِس کی کوشش کریں کہ توبہ کرلیں تو وہ توبہ قبول کیے جانے والوں میں سے نہیں ہوسکیں گے۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ع

ع 3 7 17

25-اور (اِس طرح کے لوگوں کی آزمائش کے لئے) ہم نے اُن کے کچھ ایسے ساتھی مقرر کر دیے ہوئے تھے جو اُن کے (تمام اعمال کو) جو انہوں نے پہلے کیے تھے اور جو وہ کرنے والے ہوتے تھے (وہ اِن سب کو) انہیں نہایت خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔ (اور اُن کے ہر کام اور ہر بات پر مرحبا کہہ کر انہیں گمراہ کرتے اور وہ خود غور ہی نہیں کرتے تھے کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ اللہ کے احکام کے خلاف ہے کیونکہ ہم نے ان کے ساتھ شیطان منسلک کر دیے تھے، 43/36، 43/37)۔ آخرِ کار اُن پر بھی فرمانِ (عذاب) ثابت ہو گیا (جیسا کہ) اُن اُمتوں کے بارے میں صادر ہو چکا تھا جو جنات اور انسانوں میں سے اُن سے پہلے گزر چکی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ سب نقصان اٹھانے والے تھے۔

(نوٹ: یہ آیت 41/25 آگاہی دیتی ہے کہ انسانوں کی طرح جنات کی بھی کئی امتیں اللہ کے عذاب کی گرفت میں آکر تباہ و برباد ہو کر رہ گئیں)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

26-اور کافرینی وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں سے انکار کر رکھا ہے (وہ اپنے ساتھیوں سے) کہتے ہیں! کہ تم اِس قرآن کو مت سنا کرو (اس سے تمہارے عقائد خراب ہو جائیں گے۔ بلکہ جہاں دیکھو کہ کوئی شخص قرآن کی بات پیش کرتا ہے) تو وہاں اس میں شور مچا دو۔ اس طرح ہوسکتا ہے کہ تم (ان لوگوں پر) غالب آسکو۔

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

27-لہٰذا، جن لوگوں نے نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تو ہم ضرور انہیں شدید عذاب

کا مزہ چکھائیں گے۔ اور ہم انہیں ان کے بدترین اعمال کا ضرور بدلہ دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۗ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

28-(اور) یہ ہے (دوزخ کی آگ جو اللہ کے دشمنوں کو صلے کے طور پر ملے گی اور اُسی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُن کا گھر ہوگا۔ یہ سزا انہیں اس لئے ملے گی کہ وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾

29-اور (اس وقت) وہ لوگ جو کفر کرنے والے ہوں گے وہ کہیں گے! کہ اے ہمارے رب! جنوں اور انسانوں میں سے جس جس نے ہمیں گمراہ کیا تھا انہیں ذرا ہمیں دکھا دے تاکہ ہم انہیں اپنے قدموں تلے روند ڈالیں تاکہ وہ سب سے زیادہ ذلت والوں میں ہو جائیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

30-(ان کے برعکس) جو لوگ اس حقیقت کا اقرار کرتے ہیں! کہ ہمارا نشوونما دینے والا اللہ ہے۔ اور پھر (اپنے اس اقرار اور ایمان پر) جم کر کھڑے ہو جاتے ہیں تو اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (اور اُن سے کہتے ہیں) کہ تم کسی قسم کا خوف نہ کرو اور نہ ہی کسی قسم کا غم کرو۔ اور تم اس جنت کے لئے خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ ط

31-(اور وہ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ) ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ولی ہیں یعنی دوست اور مددگار ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی (تمہارے رفیق رہیں گے)۔ اور اِس (جنتی زندگی میں وہ سب کچھ ہوگا) جسے تمہارا جی چاہے گا۔ اور وہ سب کچھ ملے گا جسے تم طلب کرو گے۔

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع

ع 4 7 18

32-(اور یہ سب کچھ اتنی عزت و توقیر سے ملے گا کہ جیسے یہ) ضیافت ہو (اس اللہ کی طرف) سے جو حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

33-لہٰذا (اس کے بعد بتاؤ! کہ اُس شخص کی بات) سے زیادہ حسین اور جاذب بات کس کی ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی

طرف دعوت دیتا ہے اور سنور نے سنوارنے کے کاموں میں لگا رہتا ہے۔ اور وہ کہے! کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

34-اور (یاد رکھو کہ) حسن و توازن پیدا کرنے والے کام اور (ان کے برعکس) وہ کام جو حسن و اطمینان کو تباہ کرنے والے ہوں، وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے۔ (لہٰذا، اے نوعِ انسان تم بدی کو) بہترین طریقے سے دُور کرو۔ اس طرح وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان عداوت تھی وہ تمہارا اگرم جوش دوست بن جائے گا۔

وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾

35-(لیکن یہ طریقِ کار، ہے بڑا مشکل) کیونکہ یہ (خوبی) صرف انہیں میسر آتی ہے جو نہایت مستقل مزاج ہوں اور جسے یہ مل جاتی ہے تو وہ بڑے فضیلت کی بات ہوتی ہے۔

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾

36-(یہ کام دشوار اس لئے ہے کہ تخریبی قوتیں اور خود انسانوں کے اپنے جذبات اس طریقِ کار میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں) چنانچہ اگر شیطان کی وسوسہ اندازی سے تمہیں کوئی وسوسہ آ جائے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ یقیناً یہ اللہ وہ ہے جو سب کچھ سننے والا اور ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾

37-(زندگی کے حسین رویے اختیار کر لینے کے ساتھ ساتھ، کائنات کے حقائق پر بھی غور کرو تو تم اس نتیجے پر پہنچو گے کہ ہر شے اللہ کے قوانین کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے 57/1 اور سوائے اللہ کے کسی کی پرستش نہیں کی جا سکتی) چنانچہ رات اور دن اور سورج اور چاند (یہ سب) اللہ کی آیات میں سے ہیں۔ (اس لئے اگر تم اللہ کی پرستش و اطاعت کرتے ہو تو) نہ تم سورج کو اور نہ چاند کو سجدہ کرو اور تم سجدہ صرف اللہ کو کرو جس نے ان سب کو تخلیق کر رکھا ہے اگر تم اللہ کی ہی غلامی و اطاعت کرنے والے ہو۔

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة

السجدۃ 11

38-بہرحال (جو لوگ ان حقائق کو سمجھنے کی بجائے) اگر تکبر و سرکشی اختیار کیے رکھتے ہیں (تو اس سے اللہ کے نظامِ

کائنات پر کچھ فرق نہیں پڑتا) کیونکہ وہ جو تمہارے رب کے نزدیک ہیں وہ تو رات اور دن اس کے (متعین کردہ مقاصد کو حاصل کرنے) کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اور وہ (اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں) کبھی نہیں تھکتے (اور نہ کبھی غفلت برتتے ہیں)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

39- اور (اسی طرح) یہ اللہ کی آیات میں سے ہے جو تم دیکھتے ہو کہ زمین کس قدر خشک اور پژمردہ سی ہوتی ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی نازل کر دیتے ہیں (تو اس پر روئیدگی) لہلہانے لگتی ہے اور (اس میں سے زندگی) ابھر آتی ہے۔ بیشک وہ اللہ جس نے (زمینِ مُردہ کو) حیاتِ تازہ بخشی وہ مُردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے۔ بلاشبہ اس نے ہر شے پر اس کی مناسبت کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں (اور اس کے مطابق ہی حیاتِ تازہ حاصل ہوتی ہے)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

40- حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہماری آیات کو یعنی ہمارے احکام وقوانین وسچائیوں کو اُلٹے معنی پہناتے ہیں، وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ (ان سے پوچھو) کہ جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن محفوظ و مامون ہو کر آئے۔ (اس فرق کو سامنے رکھو اور پھر) جو تمہارے جی میں آئے کرتے جاؤ۔ یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ﴿۴۱﴾

41- حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس سبق آموز آگاہی (یعنی قرآن) کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جب کہ وہ ان کے پاس آ چکا (تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس سے قرآن کی سچائیوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا) کیونکہ یہ ایک ایسا ضابطۂ حیات ہے جسے غالب ہو کر رہنا ہے۔

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾

42- باطل (کی تخریبی قوتیں) نہ سامنے سے اس پر آ سکتی ہیں نہ پیچھے سے (یعنی باطل اس پر کسی سمت سے حملہ کر کے کامیاب نہیں ہو سکتا)۔ اس لئے کہ یہ اس اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے اور جو اس قدر بے خطا و بے نقص ہے کہ اُس پر خود بخود تحسین و

آفرین طاری رہتی ہے۔

مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۴۳﴾

43-(اے رسولؐ! ہماری وحی کے متعلق جو کچھ یہ لوگ) تم سے کہتے ہیں (وہ کوئی نئی بات نہیں)۔ یہی کچھ تم سے پہلے رسولوں سے بھی کہا جاتا تھا۔ یقیناً تمہارا رب (ان کی مخالفت سے) تمہاری حفاظت کرنے والا ہے (مغفرۃ)۔ اور (انکارو سرکشی کرنے والوں کو) الم انگیز عذاب دینے والا ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓئِكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾

ع 5 12 19

44-اور (ہم نے اس قرآن کو انہی کی زبان عربی میں نازل کیا تاکہ اس کی ہر بات واضح طور پر سمجھ میں آجائے۔ لیکن) اگر ہم قرآن کو عجمی بنادیتے (یعنی اگر یہ قرآن مبہم زبان میں ہوتا) تو یہ اعتراض کردیتے کہ اس کے احکام وقوانین صاف صاف کیوں نہیں بیان کیے گئے۔ (اور اعتراض کرتے کہ) کیا کتاب عجمی اور رسول عربی؟ ان سے کہہ دو! کہ یہ قرآن اہلِ ایمان کے لئے ہدایت ہے اور (زندگی کی بیماریوں کے لئے) شفا ہے۔ اور جو لوگ اس کی صداقتوں کو تسلیم نہیں کرتے تو ان کے کانوں میں بہرے پن کا بوجھ ہے اور ان کے لئے اندھا پن ہے۔ (اور انہیں اس کے الفاظ یوں معلوم ہوتے ہیں) جیسے یہ لوگ کسی دُور کی جگہ سے پکارے جارہے ہوں (اور آواز مبہم اور غیر واضح سنائی دے)۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾

45-اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے موسیٰؑ کو بھی کتاب دی تھی (جو بنی اسرائیل کی زبان میں تھی اور اس پر وہ ایمان بھی لائے تھے۔ لیکن اس کے بعد) وہ اس میں اختلاف کرنے لگ گئے۔ (اس لئے نہیں کہ اس کی زبان ان کی سمجھ میں نہیں آتی تھی بلکہ اس لئے کہ وہ اس پر عمل ہی نہیں کرنا چاہتے تھے)۔ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے فرمان صادر نہ ہو چکا ہوتا (یعنی مہلت کا وقت مقرر نہ کردیا گیا ہوتا) تو ان کے درمیان (ان کے اختلافات) کا فیصلہ کردیا جاتا (یعنی انہیں تباہ و برباد کردیا جاتا)۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہی (مہلت کا وقت) ان کے لئے شکوک پیدا کرنے کا باعث بنارہا (کہ اس قدر اختلافات کے باوجود وہ ہلاک کیوں نہیں کردیے جاتے)۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾

46-(اے نوعِ انسان! یاد رکھو کہ) جو کوئی سنور نے سنوارنے کے کام کرے گا تو (اس کا فائدہ) خود اس کی ذات کے

قرۃ حفص بتسهیل الهمزة الثانیة 12

لئے ہوتا ہے۔ اور جو بگاڑ پیدا کرنے والے کام کرتا ہے (تو اُس کا نتیجہ بھی) وہ خود ہی بھگتتا ہے۔ اور تمہارا رب اپنے بندوں کے ساتھ قطعئ طور پر زیادتی و بے انصافی کرنے والا نہیں۔

اِلَیۡہِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَۃِ ؕ وَ مَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَکۡمَامِہَا وَ مَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِہٖ ؕ وَ یَوۡمَ یُنَادِیۡہِمۡ اَیۡنَ شُرَکَآءِیۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰکَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَہِیۡدٍ ﴿ۚ۴۷﴾

الجزء 25

47-(قیامت) کی گھڑی کا علم اسی کے حوالے کیا جاتا ہے (یعنی اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی اور اس کے لئے مہلت کا وقفہ کس قدر ہے۔ اسی طرح) وہی ان سارے پھلوں کو جانتا ہے جو اپنے غلافوں میں سے نکلتے ہیں۔ اس کو معلوم ہے کہ کون سی مادہ حاملہ ہوئی ہے اور کس نے بچے کو جنم دینا ہے۔ (لہٰذا، جو اللہ اس قدر باریک جزئیات کا علم رکھتا ہے تو وہ ہر شرک کرنے والے کے شرک سے بھی واقف ہے)۔ چنانچہ جس دن وہ ان سے پوچھے گا کہ کہاں ہیں وہ جنہیں تم میرے اختیارات واقتدارات میں شامل کیا کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے! کہ ہم اس کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی انہیں نہیں دیکھ رہا (معلوم نہیں وہ کہاں غائب ہو گئے)۔

وَ ضَلَّ عَنۡہُمۡ مَّا کَانُوۡا یَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَ ظَنُّوۡا مَا لَہُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۴۸﴾

48-اور (اس وقت) ان کے وہ سب (معبُود) گم ہو جائیں گے جن سے وہ اس سے پہلے (اللہ کو چھوڑ کر) دعائیں مانگا کرتے تھے۔ (اس وقت) انہیں احساس ہو گا کہ (اللہ کی گرفت سے بچ کر) بھاگ جانے کی ان کے لئے کوئی راہ نہیں۔

لَا یَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ ۫ وَ اِنۡ مَّسَّہُ الشَّرُّ فَیَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾

49-انسان (کی حالت یہ ہے کہ) وہ آسانی وخوشگواری کے لئے دعائیں مانگتا تھکتا نہیں ہے۔ لیکن اگر اسے مشکل و ناخوشگواری میسر آجائے تو مایوس و ناامید ہو جاتا ہے۔

وَ لَئِنۡ اَذَقۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡہُ لَیَقُوۡلَنَّ ہٰذَا لِیۡ ۙ وَ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَۃَ قَآئِمَۃً ۙ وَّ لَئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰی رَبِّیۡۤ اِنَّ لِیۡ عِنۡدَہٗ لَلۡحُسۡنٰی ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا ۫ وَ لَنُذِیۡقَنَّہُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِیۡظٍ ﴿۵۰﴾

50-اور اگر اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی، ہم اُس کی اپنی جانب سے مدد و رہنمائی کرتے ہوئے اسے اس کے کمال کی طرف لے چلیں تو وہ ضرور کہنے لگتا ہے! کہ یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت کی گھڑی بھی کبھی طاری ہو گی۔ اور اگر بفرضِ محال (ایسا ہوا بھی) اور مجھے واپس اپنے رب کے (سامنے جانا بھی پڑا) تو یقیناً میرے لئے اُس کے پاس حسین خوشگواریاں ہوں گی۔ (لیکن ان سے کہہ دو کہ) جو لوگ ہمارے احکام وقوانین کو تسلیم نہیں کرتے تو پھر ہم ضرور انہیں آگاہ کر دیں گے کہ وہ کیا عمل کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا، ہم انہیں ضرور ایک غلیظ عذاب کا مزہ چکھائیں

گے۔

وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِیۡضٍ ﴿۵۱﴾

51- اور (یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان جب وحی کی رہنمائی میں نہیں چلتا تو اس کی حالت یہی ہوتی ہے کہ) جب انسان کو ہم زندگی کی آسائشیں عطا کرتے ہیں تو وہ (درست راہ سے) منہ موڑ لیتا ہے اور اپنا رُخ ہی بدل لیتا ہے اور جب اسے تکلیف و ناخوشگواری میسر آتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگ جاتا ہے۔

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ثُمَّ کَفَرۡتُمۡ بِہٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ ہُوَ فِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۲﴾

52- (بہر حال، بجائے قرآن کی ان سچائیوں کو سمجھنے کے، یہ لوگ جو اس کا انکار کر رہے ہیں تو اے رسولؐ! ان سے) کہہ دو! کہ کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر یہ (قرآن) واقعیً اللہ ہی کی طرف سے ہوا (جیسے یہ فی الواقعہ ہے) مگر تم اس کا انکار کرتے رہو اور اس کی مخالفت میں اتنی دُور تک نکل جاؤ تو ایسے شخص سے زیادہ راہ گم کردہ اور کون ہوگا؟

سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ اَوَ لَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۵۳﴾

53- (جو لوگ قرآن کی صداقتوں سے انکار کرتے ہیں تو انہیں کرنے دو۔ مگر) ہم بہت جلد اپنی نشانیاں ان کو آفاق میں یعنی خارجی کائنات کے اطرافِ عالم میں اور خود ان کے نفسوں میں یعنی ان کی ذات کے اندر دکھا دیں گے حتیٰ کہ ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ یہ (قرآن) ایک ناقابلِ انکار سچائی ہے۔ (چنانچہ انکار کرتے رہنے والوں کے لئے) کیا یہ بات کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب ہر چیز کو براہِ راست دیکھ رہا ہے۔

(نوٹ: یہ آیت 41/53 تمام زمانوں میں منظرِ عام پر آتی رہنے والی آگاہیوں، ایجادات و دریافتوں کے بارے میں مجموعی آگاہی فراہم کرتی ہے کہ یہ اللہ کی سکیم میں ہے کہ جب تک انسان ہے اُس پر مزید سے مزید حقائق افشا کیے جاتے رہیں گے)۔

اَلَاۤ اِنَّہُمۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّہِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۴﴾ ع 6 10 1

54- خبردار ہو جاؤ کہ حقیقت میں یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات سے شک میں مبتلا ہیں (یعنی یہ لوگ اللہ کے جوابدہی کے قانون کے آمنے سامنے ہو جانے سے شک میں پڑے ہوئے ہیں)۔ (حالانکہ) اِس میں کوئی شک و شبہ ہی نہ رکھو کہ (اللہ) وہ ہے جو ہر شے کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے (اور اس کے گھیرے سے کون نکل سکتا ہے)۔